اپوزیشن کی زبردست مخالفت کے باوجود پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں

پوٹو منظور

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۸۱ شمارہ ۱۵ ۵ تا ۱۱ اپریل ۲۰۰۲ء ۲۱ تا ۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

کیا حکومت اس کا غلط استعمال روک سکے گی؟

اپوزیشن لیڈر مسز سونیا گاندھی کی یہ بات سو فیصد صحیح ہے کہ کسی جانبدار اور فرقہ پرست حکومت کے ہاتھ میں پوٹو جیسا قانون دے دینا دہشت گردی سے زیادہ خطرناک دہشت گردی ہے۔

محمد سالم جامعی

جمہوری ہندوستان کی نصف صدی کی تاریخ میں تیسری بار منعقد ہونے والے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس نے اپوزیشن کی زبردست مخالفت اور این ڈی اے کی حمایت کے درمیان آخر کار دہشت گردی کی روک تھام سے متعلق آرڈیننس کو قانون کی شکل دے دی۔ ۲۶ مارچ ۲۰۰۲ کو تقریباً دس گھنٹوں کی جذباتی بحث، باہمی نوک جھونک اور ایک دوسرے پر الزام اور جوابی الزام کے بعد جب اس بل پر ووٹنگ کرائی گئی تو اس بل کے حق میں چار سو پچیس اور مخالفت میں دو سو چھیانوے ووٹ آئے۔ اس طرح بھاری اکثریت کے ساتھ مشترکہ اجلاس نے یہ بل منظور کرلیا جس کے بعد صدر جمہوریہ کے دستخط کے بعد اب یہ بل قانون بن جائے گا۔

۱۹۸۵ء میں راجیو حکومت نے جب ٹاڈا منظور کیا تھا اس وقت چونکہ کانگریس کو دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل تھی اس لئے حکومت کو یہ بل منظور کرانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی تھی حالانکہ اس وقت بی جے پی کے ممبران اپوزیشن میں تھے اور انہوں نے ٹاڈا کی بڑے پیمانے پر مخالفت کی تھی کہ اس سے انسانی حقوق پامال ہوں گے لیکن چونکہ اس وقت تک وہ تمام تجربات سامنے نہیں آئے تھے جو ٹاڈا کے نفاذ کے بعد سامنے آئے اس لئے عوام نے اس کے پاس ہونے یا نہ ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی تھی مگر جیسے جیسے ٹاڈا کا قہر سامنے آنے لگا عوام کی پریشانی اور بے چینی بھی بڑھتی چلی گئی اور عوام کے تمام طبقوں کی طرف سے ٹاڈا کی مخالفت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پانچ سال گزرنے کے بعد ۱۹۹۱ء میں جب دوبارہ اس میں توسیع کا بل پارلیمنٹ کے سامنے آیا تو اس وقت آج سرکاری بنچوں پر بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں نے اس کی یہ کہہ کر زبردست مخالفت کی تھی کہ گزشتہ پانچ سال کے تجربات کے بعد یہ واضح ہوگیا ہے کہ یہ قاتل انسانیت قانون ہے۔ ٹاڈا کے تحت تقریباً ۷۶ ہزار افراد گرفتار کئے گئے تھے جن میں سے پورے ایک ہزار افراد کو بھی پولیس عدالت تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہوسکی اور جن لوگوں کو وہ عدالت تک لے کر گئی ان میں سے اکثر پولیس کے خلاف عدالتی ریمارکس کے بعد رہا کردیئے گئے تھے۔ ٹاڈا مرحوم پورے دس برس ملک کے عوام کی گردنوں پر مسلط رہا تھا مگر جس مقصد کیلئے یہ ظالم اور سیاہ قانون وجود میں لایا گیا تھا تو خود سرکار حکومت کے اس اعتراف کے بعد کہ اس قانون دہشت گردی ختم کرنے میں کوئی کردار سامنے نہیں آسکا ہے اسے اچانک مرحوم کردیا گیا تھا۔ آج ٹاڈا کو انسانیت کا قاتل، ظالم اور سیاہ قانون قرار دینے والے لوگ اسی طرح ٹاڈا کا ایک اور قانون ملک کے عوام کی گردنوں پر مسلط کر رہے ہیں۔ گذشتہ ۲۳ اکتوبر کو جب ایڈوانی اور ارون جیٹلی کی ضد کے آگے جھکتے ہوئے باجپئی حکومت نے صدر جمہوریہ کے ذریعہ پوٹو آرڈیننس جاری کرایا تھا اس وقت اپوزیشن ہی نہیں خود این ڈی اے میں شامل کئی پارٹیاں بھی اس کے حق میں نہیں تھیں اور غالباً یہی وجہ تھی کہ حکومت نے اسے بل کی حیثیت سے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں پیش کرنے کی بجائے دوسرے آرڈیننس کے ذریعہ اس پوٹو کو مرحلہ بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ وزیر داخلہ لال کرشن ایڈوانی کو بہر حال امید تھی کہ ضرورت اور حالات این ڈی اے میں شامل پارٹیوں کو جن کی لوک سبھا میں اکثریت ہے اس بل کی حمایت پر مجبور کردیں گے اور چونکہ حکومت یہ طے کرچکی تھی کہ اس سیاہ بل کو قانون بنانا ہے اس مسئلہ کو ایڈوانی اور باجپئی نے اپنی عزت کا سوال بھی بنا لیا تھا، اس لئے اپنی حلیف پارٹیوں کے لئے حکومت نے خزانوں اور عہدوں کے منہ کھول ڈالے جس سے متاثر ہوکر وہ تمام لوگ جو حکومت میں شامل ہونے کے باوجود اس سیاہ بل کے خلاف تھے حکومت کے ساتھ آگئے اور لوک سبھا میں یہ بل پاس کرا دیا مگر چونکہ راجیہ سبھا میں این ڈی اے کی اکثریت نہیں ہے اس لئے ایوان بالا میں یہ بل پاس نہ ہوسکا جس کے بعد دفعہ ۱۰۸ کا سہارا لے کر حکومت نے ۲۶ مارچ کو دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلا کر اس بل کی منظوری حاصل کرلی۔

این ڈی اے میں شامل غیر بی جے پی پارٹیوں کا یہ ایک وطیرہ ہی بن گیا ہے کہ وہ کسی بھی معاملہ پر پہلے باجپئی کو بلیک میل کرتی ہیں اور اس کے بعد من مانی قیمت وصول کرکے باجپئی حکومت کو سنگٹ سے بچالیتی ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ چالاکی کا مظاہرہ تیلگو دیشم پارٹی کا ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں اس بل کے پیش ہونے سے ایک دن پہلے اس کے پارلیمانی لیڈر یرن نائیڈو نے اعلان کیا تھا کہ تیلگو دیشم پارٹی بنیادی طور پر اس کی مخالف ہے۔ اس بیان کے بعد پی ایم او آفس سے ان کی ضرورت پوچھی گئی جس کے جواب میں کام کے بدلے اناج والی اسکیم سے آندھرا پردیش کے لئے مفت چودہ لاکھ ٹن چاول کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی دوران تیلگو دیشم پارٹی کے ارکان نے

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

پوٹو کے اہم نکات

- کسی بھی خطرناک ہتھیار سے کیا گیا جرم دہشت گردی ہوگا۔
- کسی دہشت گرد تنظیم کی حمایت یا ہمدردوں سے خطاب یا کسی ایسی میٹنگ کا انعقاد جس میں دہشت گرد تنظیموں اور ان کی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کی بات کی ہو جرم ہوگا۔
- دہشت گرد تنظیموں اور ان کے ہمدردوں کی جائیداد ضبط کرلی جائے گی۔
- مشتبہ افراد کو تین ماہ تک بغیر کسی مقدمے کے حراست میں رکھنے کی اجازت ہوگی۔
- کورٹ کی اجازت سے مزید تین ماہ حراست میں رکھا جاسکے گا۔
- اقبالیہ بیان ان تنظیموں کے درمیان مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کرانا ہوگا۔

سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ کی زمین کے بدلے امن کی تجویز

کیا اسرائیل اسے قبول کرے گا؟

سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے جو مملکت کے حقیقی فرماں رواں بھی کہے جاتے ہیں، گزشتہ ماہ یہ اعلان کرکے ساری دنیا کو حیران کردیا ہے کہ اگر اسرائیل ۱۹۶۷ء کی سرحدوں پر واپس چلا جائے یعنی بیت المقدس سمیت سارا مقبوضہ علاقہ خالی کردے تو ان کا ملک اسرائیل کو تسلیم کرلے گا۔ ان کے اس اعلان کا امریکہ، یورپی ممالک اور اسرائیل نے خیر مقدم کیا ہے۔ تقریباً تمام اسلامی ممالک نے ان کے اعلان کی خاموش حمایت کی ہے اور صرف ایران نے اسے ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اسرائیل نے تو اس اعلان پر اتنی گرم جوشی ظاہر کی ہے کہ اس نے یہ اعلان تک کردیا ہے کہ اس کی اعلیٰ قیادت بشمول اسرائیلی وزیر اعظم شیرون سعودی عرب کا دورہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ اور اس نے شہزادہ عبداللہ کو اسرائیل اور بالخصوص بیت المقدس کا دورہ کرنے کی دعوت بھی دے ڈالی ہے۔

اسرائیل نے اس منصوبے پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس کے برعکس یہ کہا ہے کہ اس سے مذاکرات کی راہ کھل سکتی ہے۔ اگرچہ فلسطینیوں کی طرف سے پریشانی کے اظہار پر سعودی ولی عہد نے واضح کیا ہے کہ انھوں نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات نہیں کی ہے نہ کہ اسرائیل کا دورہ کرنے کی۔ لیکن لگتا ہے کہ وہ اس منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے کوشش شروع کرچکے ہیں۔ اسرائیل اپنے تحفظات کا اظہار اس وقت کرے گا جب اس سلسلے میں مذاکرات شروع ہوجائیں گے۔ ابھی تو اس کیلئے یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ مسئلہ فلسطین سے اس کی جان چھڑانے کے لیے ایک قابل احترام اسلامی ملک نے دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اسرائیل اس منصوبے کو اپنے لیے ایک کامیابی تصور کرتا ہے۔ اس وقت صرف مصر اور اردن نے اسرائیل کو سرکاری طور پر تسلیم کررکھا ہے۔

عالم عرب سے باہر صرف ترکی ایک اسلامی ملک ہے جس کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات (بلکہ فوجی دوستی) ہے۔ مگر جب یہ معاملہ آگے بڑھا تو تمام عرب ممالک اور تقریباً سارا عالم اسلام اسرائیل کو تسلیم کرلے گا۔ اسرائیل کا مطالبہ ہے کہ سعودی شہزادہ عبداللہ اپنی تجویز کی تفصیلات بھی [illegible] سامنے لائیں۔ بعض اسرائیلی حلقے اس تجویز کے خلاف بھی ہیں، مثلاً ایک اسرائیلی اخبار نے لکھا ہے کہ عالم عرب کی دشمنی کے باوجود اسرائیل ۵۳ سال سے زندہ ہے۔ لیکن اسرائیلیوں کی اکثریت اس عذاب سے نکلنا چاہتی ہے جو انتفاضہ کی حالیہ تحریک نے پیدا کررکھا ہے۔ انتفاضہ کی اس حالیہ تحریک میں اگرچہ زیادہ جانی نقصان فلسطینیوں کا ہی ہورہا ہے۔ لیکن آئے روز کے فدائی حملوں نے ہر اسرائیلی کو موت کے خوف میں مبتلا کررکھا ہے۔ اسرائیلی فوجی اب آپریشن کے دوران ٹینکوں میں ہی محصور رہتے ہیں اور باہر نہیں نکلتے۔ اسرائیلی فوجیوں میں فلسطینی علاقوں میں ڈیوٹی دینے سے انکار کے واقعات بڑھ رہے ہیں اور [illegible] کالونیوں کے خوف کے ہر بازار اور ہر عوامی اجتماع [illegible] خوف محسوس کیا جاتا ہے۔ اسرائیلیوں کی اکثریت اب یہ سمجھتی ہے کہ فلسطینیوں کو ان کے علاقے واپس کرکے اگر محفوظ زندگی کی ضمانت مل جائے تو کوئی بڑی قیمت نہیں۔ اسرائیلیوں کے اس رویہ کی عکاسی امریکی جریدہ ٹائم [illegible] نے بھی اپنی ایک حالیہ اشاعت میں بڑی تفصیل سے کی ہے جس نے لکھا ہے کہ اب اسرائیلی اپنی حکومت سے پوچھنے لگے ہیں کہ کیا ان کی فوج ہی فلسطینی گوریلا جنگ کا مقابلہ کرنے کی اہل ہے یا نہیں۔ [illegible]

[illegible] ⬜⬜

افغانستان میں جنگ۔ ایک پوشیدہ ایجنڈا

پیرس سے شائع ہونے والی کتاب "بن لادن" میں انکشاف

ڈاکٹر جعفر [illegible]

ایک کتاب حال ہی میں پیرس میں شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "بن لادن ایک ممنوعہ سچائی" (Bin Ladin the forbidden truth) جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بش انتظامیہ نے طالبان حکومت سے فروری تا اگست ۲۰۰۱ء کے دوران ایک خفیہ گفتگو کی، جس کا مقصد [illegible] اور گیس کے ذخائر پر کنٹرول حاصل کرنا [illegible] کے میدانوں میں تیل کی پائپ لائن بچھا کر [illegible]

[illegible]

> ایک مرحلہ پر گفتگو کے دوران امریکی نمائندوں نے طالبان سے کہا "یا تو تم ہمارے سونے کے قالین کو قبول کرلو یا پھر ہم تم کو بموں کے قالین کے نیچے دفن کردیں گے"

[illegible] (International Movement for [illegible]) [illegible] (IRBA) [illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس اور اس کے اہم فیصلے

آر ایس ایس ایک فرقہ پرست اور فاشی تنظیم ہے اس میں اب کسی کو بھی کوئی شبہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ آر ایس ایس کے فکری رہنما اور اس کے دوسرے سرسنگھ چالک گرو گولوالکر نے جرمنی کے نازی لیڈر ہٹلر کو اپنا آئیڈیل قرار دیا تھا۔ ظاہر ہے ہٹلر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہی آر ایس ایس اور اس کی ذیلی دہشت گرد تنظیمیں وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل، شیو سینا اور درگا واہنی وغیرہ ہندوستان سے اقلیتوں کو ختم کرنے یا انھیں دوسرے درجہ کی شہریت قبول کرلینے پر مجبور کردینے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ ہٹلر نے بھی جرمنی قوم کی برتری قائم کرنے کے لیے جرمنی میں آباد اقلیتوں کو اسی طرح نیست و نابود کردینے کا اعلان کیا تھا جس کے نتیجے میں اس نے لاکھوں یہودیوں کو زندہ جلا کر مار ڈالا تھا جس کے بعد ہٹلر کا نازی ازم دنیا بھر میں مشہور ہوا۔ ہندو راشٹر کے قیام کے لیے ہٹلر کو اپنا آئیڈیل قرار دینے والا آر ایس ایس بھی اسی راہ پر گامزن ہے۔ آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیمیں اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے اقلیتوں پر چو طرفہ حملہ بول رہی ہیں۔ ایک طرف تو آر ایس ایس انھیں نصیحت کررہا ہے کہ وہ اپنے تحفظ اور اپنی بقا کو یقینی بنانے کے لیے ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کریں اور جس طرح ملک کی اکثریت انھیں چلائے اسی طرح وہ چلیں، اکثریت ان سے ان کے تشخص سے دست بردار ہونے کو کہے تو وہ بلا چوں و چرا اس سے دست بردار ہوجائیں۔ ہندو اکثریت ان کے معابد و مقابر ان سے لینا چاہے تو خوشی کے ساتھ ان کے حوالہ کردیے جائیں اور اکثریت اقلیتوں کو دیو مالائی تصورات کو اپنانے کے لیے کہے تو فوراً اپنا لیے جائیں۔ دوسری طرف آر ایس ایس کی دہشت گرد ذیلی تنظیمیں وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور شیو سینا وغیرہ اقلیتوں کو خاک و خون میں تڑپا کر اور ان سے ان کا سب کچھ لوٹ کر انھیں مجبور کررہی ہیں کہ وہ یا تو ہندو راشٹر بنانے میں ان کی مدد کریں اور یا پھر وہ دوسرے درجہ کی شہریت پر راضی ہوجائیں۔ ان دہشت گرد تنظیموں کا منشا یہ ہے کہ یا تو اقلیتیں ان کا رنگ اختیار کرلیں، اپنی شناخت کھودیں اور یا پھر وہ اکثریت کے رحم و کرم پر زندہ رہنے کو تیار ہوجائیں، اقلیتوں کو فرقہ پرستوں کی طرف سے ایک تیسرے حملہ کا بھی سامنا ہے اور یہ تیسرا حملہ اقتدار کی زیر سرپرستی کیا جارہا ہے۔ ہندوستان کی وزارت تعلیم نے جس کے موجودہ سربراہ معروف بھگوا دھاری ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی ہیں اسکولوں اور کالجوں کے نصاب تعلیم کا بھگوا کرن کرڈالا ہے۔ تاریخ کی کتابوں کو جو کالجوں، اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں اس طرح مسخ کردیا گیا ہے کہ اس میں آج اقلیتوں کے مذاہب ان کی روایات اور تہذیب و تمدن تک کا کوئی ذکر نہیں ہے اور کہیں پر تفصیل تذکرہ ذکر آیا بھی ہے تو اسے بھی بھگوا رنگ میں ہی پیش کیا گیا ہے۔ یہ کام ملک کی وہ وزارت تعلیم کررہی ہے جس پر اکثریت کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے ٹیکس کی رقومات بھی بڑی تعداد میں صرف ہورہی ہیں، اس طرح اب یہ بات کوئی راز نہیں رہ گئی ہے کہ آر ایس ایس ایک فاشی اور نازی گروہ کا نام ہے جو سو فیصد ہٹلر کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔

آر ایس ایس کی ذیلی تنظیمیں ملک میں دہشت گردی کی جیتی جاگتی حقیقت بنی ہوئی ہیں، اڑیسہ اسمبلی پر دہشت گردانہ حملہ ہو یا گجرات میں مسلمانوں کا قتل عام، اجودھیا میں بابری مسجد کی مسماری ہو یا رام مندر کے نام پر پورے ملک میں اشتعال انگیزی ہر جگہ بلا کسی تلاش و جستجو کے آر ایس ایس کی یہ دہشت گرد ذیلی تنظیمیں صاف نظر آجاتی ہیں، ۱۶ مارچ کا اڑیسہ اسمبلی پر دھاردار ہتھیاروں سے حملہ اسمبلی ارکان کے ساتھ مار پیٹ، اسمبلی ہاؤس میں توڑ پھوڑ پھر مسلسل ایک ماہ سے گجرات کے پچاسوں شہروں میں مسلمانوں کا قتل عام، بے قصور اور نہتے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں پر حملے اور آستھا کے نام پر سپریم کورٹ تک کے فیصلہ کو ماننے سے انکار اگر دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آتے تو آخر دہشت گردی کس بلا کا نام ہے اور اس سب کے باوجود آر ایس ایس مسلمانوں کو ہدایت کررہا ہے کہ اگر وہ اپنا تحفظ چاہتے ہیں تو ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کریں۔

آر ایس ایس کی یہ ایسی بکواس ہے جس کا حکومت کو نوٹس لینا چاہیے تھا مگر چونکہ باجپئی حکومت خود آر ایس ایس کے سہارے ہی زندہ ہے اس لیے ظاہر ہے مسٹر باجپئی اور ان کی حکومت آر ایس ایس سے یہ پوچھنے کی جرأت نہیں کرسکتی کہ اس نے ایسا کیوں کہا ہے؟

یہ بات خوش آئند ہے کہ ملک کے سیکولر عوام نے اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ کون کے چہرہ کا رنگ کیا ہوگا آر ایس ایس کی اس بکواس کی زبردست مذمت کی ہے بلکہ حکومت سے آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں پر پابندی کا بھی مطالبہ کیا ہے، اس لیے کہ ملک کے سیکولر عوام کے نزدیک ملک کا یہ ہر ایک کی اتحاد و یکجہتی کے لیے زبردست خطرہ ہے۔

جمعیۃ علماء ہند جو ہندوستانی مسلمانوں کی باوقار اور فعال تنظیم ہے جس نے ہر آڑے وقت میں نہ صرف مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے بلکہ ملک میں سیکولرازم کے تحفظ اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے ہر قربانی دی ہے۔ ظاہر ہے سیکولرازم اور ہندو مسلم اتحاد کی داعی تنظیم آر ایس ایس کے اس خطرناک و ملک میں فرقہ واریت کو فروغ دینے والے بیان پر وہ کیسے خاموش رہ سکتی تھی۔ اس نے اس اہم مسئلہ پر غور کرنے اس کے عواقب و نتائج سے عوام کو آگاہ کرنے اور اس کی خطرناکی کے انسداد کے لیے عملی قدم اٹھانے کے طریقوں پر غور کرنے کے لیے ۲۴ مارچ ۲۰۰۲ء کو اپنی ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جس میں ملک کے مقتدر ارباب جمعیۃ نے مسلسل آٹھ دس گھنٹوں کے غور و فکر کے بعد ایک تجویز منظور کرکے آر ایس ایس کی اس فرقہ وارانہ مسموم روش کی، جس میں مسلمانوں کو اپنے تحفظ کے لیے ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، مجلس عاملہ جمعیۃ علماء نے اپنی طویل تجویز میں صاف کہا ہے کہ:

"جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس آر ایس ایس کو صاف لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کسی کے رحم و کرم پر یا کسی کی پناہ میں نہیں رہتے بلکہ سارے ہندوستانیوں کی طرح ہندوستان ان کا عزیز وطن ہے اور دستور ہند کی رو سے حقوق و مراعات وغیرہ میں مسلمان دیگر تمام شہریوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، ملک کی تعمیر و ترقی میں بھی ان کا برابر کا حصہ ہے اس لیے جو دستوری مراعات انھیں حاصل ہیں۔"

مجلس عاملہ نے آر ایس ایس کی اس تجویز کی خطرناکی کے انسداد کے لیے اپنی طرح میں بلا تفریق مذہب و ملت تمام ہندوستانیوں سے یہ اپیل بھی کی ہے کہ وہ ملک کی ترقی اور عزت، نیز انسانیت کو بچانے اور فرقہ پرستوں کے مقاصد کو ناکام بنانے کیلئے متحد و جدوجہد کریں اور جگہ جگہ مشترکہ امن کمیٹیاں قائم کرکے ملک میں فرقہ وارانہ یکجہتی اور امن کے فروغ کے لیے کام کریں۔

مجلس عاملہ نے اس موقع پر مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انھیں بھی مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے:

"مسلمان حالات کا صبر و ضبط کے ساتھ مقابلہ کریں ہماری تاریخ اس طرح کے حوادث سے بھری ہوئی ہے اور ہر طرح کے حادثہ کے بعد قوم مسلم نے عزم و حوصلہ کے ساتھ کارگاہ عالم میں قدم رکھا ہے اس لیے مایوسی اور خوف و ہراس کے بجائے اللہ کی نصرت و مدد طلب کرتے ہوئے ملک کے قانون اور اخلاقی احکام کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے اور اتحاد کو قائم رکھتے ہوئے ان حالات سے نکلنے کی بھرپور کوشش کریں۔"

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے اس سے آگے بڑھ کر یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں کی دہشت گردی اور فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے انسداد کیلئے اپریل کے آخر میں ایک مشترکہ اجتماع منعقد کیا جائے جس میں ملک کے تمام سیکولر افراد و اداروں کا متحد کی کی فرقہ سے مقابلہ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کی یہ روایت رہی ہے کہ جب جب ملک و ملت پر کوئی برا وقت آیا ہے جمعیۃ علماء نے وطن کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ جمعیۃ علماء ہند برادران وطن کو ہمیشہ ہی پلیٹ فارم مہیا کرتی رہی ہے اور برادران وطن کے سیکولر حضرات نے ہمیشہ جمعیۃ علماء ہند کی اس پیشکش کو دل سے قبول کیا ہے، ملک اس پلیٹ فارم کے ذریعہ فرقہ واریت پر روک لگانے کا فریضہ بھی انجام دیتی رہی ہے۔ اگر اسے جمعیۃ علماء ہند ملک کے اتحاد و یکجہتی کے تحفظ کے اپنے عظیم مقصد میں کامیاب ہوا اور فرقہ پرست طاقتیں ذلیل و رسوا ہوں گی اور منزل پر پہنچ جائیں جہاں سے وہ دوبارہ سر اٹھانے کی ہمت نہ کرسکیں۔ ☐☐

جواهر القرآن

سورہ ھود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۱۳-۱۴

حضرت شیخ الہندؒ

○ کیا کہتے ہیں کہ بنا لایا ہے تو قرآن کو تو کہہ دے تم بھی لے آؤ ایک دس سورتیں ایسی بنا کر اور بلا لو جس کو بلا سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے۔

○ پھر اگر نہ پورا کریں تمہارا کہنا تو جان لو کہ قرآن تو اترا ہے اللہ کی وحی سے اور یہ کہ کوئی حاکم نہیں اس کے سوا پھر اب تم حکم مانتے ہو (ف ۱)

فوائد: ———— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

(ف ۱) یعنی قرآن کی بابت یہ مطالبہ کرتے ہیں جس کا جواب معقول نہیں اور جواب سے یہ عاجز، (قرآن) ان کے سامنے ہے ... کہتے ہیں یہ (معاذ اللہ) تمہارا بنایا ہوا گھڑت ہے ... جواب دیا کہ تم بھی آخر عرب ہو ... دس سورتیں ہی ایسی بنا کر لے آؤ ... سورتوں کا مطالبہ کیا گیا۔

کشمیر مسئلہ کا پرامن حل میری اولین ترجیح ہوگی

مقبوضہ کشمیر کی نوتشکیل کشمیر کمیٹی کے صدر سردار عبدالقیوم خان کا انٹرویو

س: نوتشکیل شدہ کشمیر کمیٹی کے صدر کے طور آپ کی کیا ترجیحات ہیں؟

■ میری اولین ترجیح اس مسئلہ کا پرامن حل تلاش کرنے کے لیے ہیں۔ ساتھ ہی غلط فہمیوں اور شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے صحیح ماحول تیار کرنا بھی میری ترجیحات میں شامل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان یا تو جنگ لڑیں اور ایک دوسرے کو برباد کردیں یا پھر ساتھ ساتھ رہنے کا فیصلہ کریں۔

س: آپ کیا قدم اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں؟

■ میری کوشش ہے کہ ایک ایسا نظام تیار کیا جائے جس سے دونوں ممالک کے درمیان مسائل کا حل نکل سکے۔ ہماری کمیٹی دونوں کے درمیان کی دوری کو کم کرسکتی ہے۔ ہم ایک وفد ہندوستان بھیجنے کا بھی ارادہ کر رہے ہیں۔

س: حکومت ہند سے آپ کیا چاہتے ہیں؟

■ پہلے تو دونوں طرف کے سرحد کشمیری لیڈروں کو ملاقات کرنے کی منظوری دی جائے اس

پوٹو کی حمایت کی قیمت ۱۵ لاکھ ٹن چاول

جو نائیڈو نے آندھرا کے لئے مرکز سے وصول کئے

دہلی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں

کانگریس نے بی جے پی کا صفایا کردیا

دہلی کارپوریشن کے انتخابات

پوزیشن

آر ایس ایس اور اسکی ذیلی تنظیموں کی تمام تر فرقہ پرستانہ ملک دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کے ایک روزہ اہم اجلاس کا پرزور مطالبہ

نئی دہلی ۱۰ مارچ ۲۰۰۲ء آج یہاں مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا ایک روزہ اجلاس امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں [illegible]

[illegible]

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس بلا تفریق مذہب و فرقہ تمام ہندوستانیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کی ترقی عزت اور انسانیت کو بچانے کے لیے فرقہ پرستوں کے مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے متحدہ جدوجہد کریں [illegible] ملک میں فرقہ وارانہ یکجہتی اور باہمی امن کے فروغ کے لیے کام کریں۔

تعزیتی تجویز

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس [illegible]

[illegible]

حالات سے نمٹنے کی بھرپور کوشش کریں۔

صفحۂ روزگار

نئے زمانہ کا سنہرا مستقبل انٹرپرائز ریسورس پلاننگ

[illegible]

کام

[illegible]

ضرورت

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

گجرات میں مذہبی جنون کا وحشی پن

جس نے اجتماعی قتل عام اور لوٹ مار کے

گجرات کے حالیہ المناک اور یک طرفہ قتل عام

میں ابھی حال ہی میں انسان کا دل دہلانے والے واقعات اور مناظر دیکھ کر گجرات سے لوٹا ہوں۔

گجرات میں ہندو فاشسٹوں کے

تحریر

گجرات میں بی جے پی

حقوق انسانی کمیشن کے چیرمین

حکومت جو چاہے کرے

عالم اسلام

عرب کانفرنس سے پہلے عراق کی سفارتی مہم

عراق نے اس ماہ ہونے والی عرب چوٹی کانفرنس سے پہلے ہی اپنے اوپر ہونے والے امکانی امریکی حملے کے خلاف عرب رائے عامہ تیار کرنے کے لیے اپنے ایلچی سعودی عرب اور الجیریا بھیجے ہیں۔ عراق کے نائب صدر طٰہٰ یٰسین رمضان بات چیت کے لیے سعودی عرب پہنچے ہیں جبکہ نائب وزیر اعظم طارق عزیز شمالی افریقہ کے دورے کے تیسرے مرحلے میں الجیریا پہنچے ہیں۔ عراقی صدر صدام حسین نے ریاض اور کویت کو چھوڑ کر تقریباً تمام عرب راجدھانیوں میں سفارتی ایلچی روانہ کیے ہیں جو امریکہ کے مجوزہ حملے کی مخالفت کرنے کو کہیں گے۔

ممبران پارلیمنٹ کی عالمی کانگریس

مراقش میں ممبران پارلیمنٹ کی عالمی کانگریس گزشتہ دنوں منعقد ہوئی۔

اسلام میں حقوق انسانی پر سیمپوزیم

پناہ گزینوں سے ملک واپس آنے کی اپیل

امام کعبہ شیخ محمد اسمٰعیل کا انتقال

بہت سی مسجدوں اور درگاہوں کو بھی مندروں میں تبدیل کر ڈالا

چشم دید گواہ جناب ہرش مندر کی مبنی بر حقیقت تحریر

میں شہری کئی مسجدوں اور درگاہوں کو ملیامیٹ کر دیا گیا اور ان کی جگہ بت نصب کر دیے گئے اور کھیریا ہنومان کا کڑھ دیا گیا۔ احمد آباد شہر کے بیچ و بیچ واقع درگاہوں کو راتوں رات ہلڈوزر سے اس قدر زمین دوز کر دیا گیا کہ ان کا کوئی نشان تک باقی نہیں رہا۔ آج یہاں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کبھی یہاں درگاہ بھی رہی ہوگی۔

گجرات کے ان فسادات میں پولیس اور انتظامیہ کی ناکامی اور ان کی فسادیوں سے ملی بھگت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ پولیس

نے خوفزدہ مسلمانوں کو گھیر لیا اور ان کو فسادیوں کے ہاتھوں سونپ دیا۔ پولیس نے قتل عام، زنا بالجبر اور لوٹ مار میں شامل ان فسادیوں کے لیے ڈھال کا کام کیا اور مسلمان عورتوں اور بچوں کی چیخوں پر کوئی بھی دھیان نہیں دیا۔ خبر یہ بھی ہے کہ پولیس نے بھی اکثریتی فرقے کے لوگوں کو ہی اپنی گولیوں کا شکار بنایا اور انھیں گرفتار بھی کیا۔

میرے جیسے شخص کو جس نے دو دہائیوں تک آئی اے ایس میں خدمات انجام دی

ہوں اپنی ہی برادری کے پولیس اور انتظامی افسران کا فرض سے منہ موڑنا دیکھ کر زبردست کوفت ہوئی۔ ایسی ہولناک حالت میں ان کو اپنے ضمیر کی آواز پر کام کرنا چاہیے تھا۔ شہروں کو فسادیوں سے بچانے میں صرف کوئی قانونی رکاوٹ نہیں تھی اور نہ ہی انھیں اوپر سے ہدایات لینے کی ضرورت تھی۔ اگر احمد آباد میں ایک بھی افسر نے فرض شناسی اور ذمہ داری دکھائی ہوتی تو بہت سی جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔ مقامات پر پولیس فورس تعینات کی جا سکتی تھی۔

ریاست میں پولیس اور انتظامیہ کی ملی بھگت کے بغیر کوئی فساد چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں چل سکتا۔

گجرات کے کئی اعلیٰ افسران پولیس فورس میں پیدا ہو جانے والی فرقہ وارانہ ذہنیت کو اس کی وجہ بتا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے فساد کو روکنے میں دقت پیش آئی۔ یہ ایک نہایت خطرناک اور گھناؤنا بہانہ ہے۔ یہی پولیس فورس ایک فرض شناس اور ایماندار افسر کی قیادت میں بالکل غیر جانبدارانہ ڈھنگ سے کام کرتی ہے۔ اس لیے گجرات کے پولیس اور انتظامی افسران کی یہ ناکامی ہی ہے کہ وہ قانون کے محافظ ہیں جن کو فرض سونپا گیا ہے۔

فسادات کے دوران جب شہر میں جرائم کا بازار گرم تھا، گجرات کا مہذب سماج، دانشور، غیر سرکاری تنظیموں کے ترقی پسند کارکنان اور گجرات سماج کے اعلیٰ لوگ کہاں تھے؟ احمد آباد کے ذخیرہ ایسے سرکردہ افراد ہیں جو اخبارات میں خبریں چھپتی تھیں کہ جب فسادات جاری تھے تو سابرمتی آشرم کے پھاٹک بند کر دیے گئے تھے تاکہ کوئی اندر نہ آ سکے۔ آشرم گاندھی جی کے اہنسا کے پیغام کا مرکز تھا۔ شاید ہی کوئی ایسا ہو کہ جس کو گجرات کے کسی بھی سیاسی لیڈر یا فلاحی کاموں میں مصروف ہونے کا دعویٰ کرنے والی کسی غیر سرکاری تنظیم کی جانب سے فساد کو روکنے کے لیے اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالا ہو۔

یہ اور بھی شرمناک بات ہے کہ فسادزدہ مسلمانوں کے لیے راحت کیمپ مسلمانوں کی تنظیموں کے ذریعہ ہی چلائے جا رہے ہیں جبکہ یہ انھیں کی ذمہ داری ہے۔ ان راحت کیمپوں کے انتظام اور انصرام میں حکومت کا رول کہیں نظر نہیں آتا جبکہ یہ اس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس تحریک میں اگر امید کی کوئی کرن نظر آتی ہے تو وہ ان لوگوں کی ہے جو بہادری کے ساتھ فسادزدگان کی خدمت کرتے پائے گئے۔

لہٰذا کیمپوں میں گھومتے ہوئے فساد زدگان کی دل دہلا دینے والی داستانیں سنتے ہوئے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا گاندھی جی زندہ ہوتے تو کیا کرتے؟ ان لوگوں میں جب فساد ہوا تو اس کے لیے گاندھی جی بھوک ہڑتال پر بیٹھ جاتے۔ انھیں وہاں ایک ہندو کے پاس لے جایا گیا اور اس نے اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے ان کے بیٹے کو مار ڈالا ہے۔ گاندھی جی کا جواب تھا کہ اگر تم اپنا غصہ ختم کرنا چاہتے ہو تو اپنے بیٹے کی عمر کے ایک مسلمان لڑکے کو پالو۔ جس کے ماں باپ کو ہندوؤں نے مار ڈالا ہو اور اس کا مذہب تبدیل کرائے بغیر اس کی پرورش کرو۔ تمہارے زخم بھریں گے اور تمہارا غصہ ختم ہوگا۔ آج گاندھی جی کی باتوں کو دہرانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ صرف یہ کہ لوگوں پر ہونے والے ظلم کا جواز ڈھونڈنے کے لیے نیوٹن کے اصولوں کی یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔

گجرات کے سانحہ فسادات میں جان و مال کی بات تو نہیں ہے بلکہ اس گونج کی بات بھی کرنی ہے جس میں لوگوں کو اتنے گاڑھ کر سالوں کے ساتھ گوا کرتے تھے اور شادی وغیرہ میں اس گجرات کو پکڑنے کی آواز ہے۔ "ہمارا گجرات ہمارا اپنا ہندوستان ہمارا" سمجھا۔

مسلمانوں کی نسل کشی

جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں مندروں کی آگ بھڑکتی جا رہی ہے۔

گجرات کے فساد میں پولیس نے شرپسندوں پر بھی ایک بار بھی گولی نہیں چلائی اور انھیں روکنے کی کوشش کی۔ کہا جاتا ہے کہ کانگریس کے سابق ممبر پارلیمنٹ احسان جعفری نے اس وقت پولیس کو فون کیا۔ جب شرپسند حملہ آوروں نے ان کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ وہ خود اور ان کے خاندان کے اکثر افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔ گویا انھیں اپنے بچاؤ اور مدافعت میں بھی گولی چلانے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔

چاہیے تھی۔ یہ سب کچھ کسی منصوبہ بندی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پولیس کمشنر تماشائی بنے رہے اور ان کی پولیس تماشا دیکھتی رہی۔ لوٹ مار کرنے والوں اور شہر میں آتش زنی کرنے والوں کا ساتھ دیتی رہی۔ یہ سب کچھ احمد آباد شہر میں ہوا اور رام جنم بھومی اور ہندو پرشد کے علمبرداروں نے یہی عمل گجرات کے دوسرے شہروں میں بھی دہرایا۔

کچھ اخبارات اور پولیس کی رپورٹوں کے مطابق یہ سب کچھ جوابی کارروائی یا ردعمل تھا۔ اس سلسلے میں دو سوالات کیے جا سکتے ہیں۔ کیا گودھرا اسٹیشن پر آگ اسی طرح لگی تھی؟

کے مسلمانوں نے نہیں لگائی۔ جس طرح رتھ یاترا (گودھرا) میں ہندو قاتلوں نے لگائی تھی؟ کیا یہ کام مجرمانہ جوابی کارروائی (ردعمل) سے پہلے سے سوچی سمجھی سازش کے مطابق نہیں تھا؟ جس کے لیے ایک سے زیادہ اشتعال انگیزی کی گئی۔ جس کا نتیجہ وہی نکلا جو سامنے آیا۔

سابرمتی ایکسپریس پر حملہ ایک ایسا سانحہ ہے جس کے بارے میں فرقہ پرست عناصر کو سماج پر قابو پانے کا موقع مل گیا اور ان کی سیاست کا بنیادی مقصد بن گیا ہے۔ گجرات میں جب میں بھی احمد آباد پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ہندوؤں کی آمد و رفت کی کی تو مسٹر اٹل بہاری واجپئی نے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کی بجائے انھیں ملامت کی اور اس بات پر تنقید کی کہ انھوں نے لوٹنے ہوئے ہجوم کا مقابلہ کیوں نہیں کیا۔ انھوں نے اس طرح انھوں نے لوٹ مار سے متاثر مظلوموں کو بھلا دیا۔ مسٹر واجپئی نے ہندوتوا سے تعلق رکھنے والے نظریات اور سماج دشمن عناصر کو ویلنٹائن ڈے (محب وطن) اور "نجات دہندہ" قرار دیا۔ اس سے ایسے رجحان کا پتہ چلتا ہے، جس کی منصوبہ بندی بڑی ہوشیاری کے ساتھ کی گئی ہے۔

جو لوگ ہندوتوا پر یقین رکھتے ہیں، جو ایک بریگیڈ نہ کی بار بار وارننگ کے باوجود گجرات کے فسادات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، جس کے نتیجہ میں سیکڑوں بے گناہوں کی جانیں چلی جاتی ہیں، جو لوگ آر ایس ایس کے پروپیگنڈے سے پروان چڑھتے ہیں اور جو لوٹ مار اور آتش زنی میں ملوث ہوتے ہیں، ہمارے ارادوں کو خراب کرتے ہیں۔ بھارت تک ہندوتوا کے دہشت گرد گودی پر براجمان ہیں۔ ہندو دہشت گردی پر یہ سوچا جاتا ہے کہ وہ ہمارے کے دھرتی کو پاک کر رہے ہیں۔ ہندوتوا کے فلسفے اور اس سماج کو کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔ یہ سب ہندوستان کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔

گرم وتی (احمد آباد) کو مسلمانوں، عیسائیوں اور دلتوں سے پاک کرایا جائے۔ اسی طرح اس شہر کی قدیم "تہذیبی شان" واپس لائی جا سکتی ہے۔ ان تمام لوگوں کو غیر ملکی قرار دے دیا جائے اور ان کی جائیداد اور املاک ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے، جو ہندوتوا کے علمبردار ہیں۔ اس طرح ہندوستان کو گجرات

(ماخوذ: روزنامہ ...)

... فساد کی ذمہ دار ہے

جسٹس جے ایس ورما کا بیان

شیشہ کا ہر احساس اور جو فسادات میں نے دیکھی اس کو میں ثبوت سمجھتا ہوں کہ گجرات کی ... کہا کہ ... ملک بھر ... اور جو بیانات سنے گئے ان کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ گجرات حکومت ... فسادات کے ... مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔

کرنے کیلئے انسانی حقوق کمیشن کی مکمل ... کے بارے میں ... حکومت سے بھی کہا ہے ... گودھرا ... اور ... کے واقعات کے بارے میں ... کہا کہ ...

گجرات کی صورت حال پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جسٹس ورما نے کہا ...

سچ ہی بولے گا

راج دیپ سر دیسائی

تھیں اس کے بعد ہم لوگ مودی جی اور شاہ راج ... کانگریس کے ساتھ ... گجرات ... کے ... ہوئے ...

... پولیس ... مودی ... فسادات ... ہندو ... مسلمانوں ... گجرات ...

عالمی خبریں

مشہور مورخ کا انتقال

سویڈن کے مشہور مورخ اور نوبل انعام دینے والی سویڈش اکادمی کے سینئر ممبر لوبک ... کا گزشتہ ہفتہ انتقال ہو گیا۔ سویڈش اکادمی کے ممبر ... نے بتایا کہ ... دل کا دورہ پڑنے سے ... انتقال ہوا۔ ۱۹۶۲ء میں ان کو اکادمی کی تاحیات رکنیت کیلئے منتخب کیا گیا تھا۔ ... ۴۳ سال کی عمر میں ... پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ انھوں نے کئی ... موضوعات میں ... کیا تھا۔

تین وزرائے اعظم پر کروڑوں روپیہ باقی

ملک کے تین سابق وزرائے اعظم چندر شیکھر، پی وی نرسمہا راؤ اور ایچ ڈی دیوے گوڑا پر غیر سرکاری کاموں کے لیے استعمال کیے گئے طیاروں کا مجموعی طور پر ۲۷ کروڑ ۵۸ لاکھ ... ہزار ... روپیہ بقایا ہیں۔ وزیر دفاع جارج فرنانڈیز نے بتایا کہ مسٹر چندر شیکھر پر بارہ کروڑ ۳۷ لاکھ ... ہزار ... روپے، مسٹر نرسمہا راؤ پر ۸ کروڑ ... لاکھ ... ہزار اور مسٹر دیوے گوڑا پر ... کروڑ ... لاکھ ... ہزار ... روپے باقی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ تینوں سابق وزرائے اعظم سے اس رقم کی وصولی کیلئے حکومت نے دہلی ہائی کورٹ میں ایک معاملہ درج کرایا ہے۔

۹۸ ماؤنواز مارے گئے

نیپالی سیکورٹی دستوں نے ایک ٹریننگ کیمپ پر حملہ کر کے کم سے کم ۹۸ ماؤنوازوں کو مار ڈالا ہے۔ یہ اطلاع ایک نیپالی وزیر نے دی ہے۔ انھوں نے ایک بیان میں بتایا کہ اس کارروائی میں ۹۸ ماؤنواز ہلاک ہو گئے ہیں۔ واضح ہو کہ نیپالی حکومت نے گزشتہ نومبر میں اس وقت باغیوں کو کچلنے کا حکم دیا تھا جب ان انتہا پسندوں نے فوج پر حملے شروع کر دیے تھے اور پولیس کے ٹھکانوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا۔ گزشتہ ماہ نیپال میں ایمرجنسی میں تین ماہ کی توسیع کر دی گئی تھی اور باغیوں کو کچلنے کیلئے فوج کو وسیع اختیارات دیے گئے تھے۔

ایٹمی ہتھیار بنانے کا امریکی جواز

... کو ملا ... کا تجربہ اور ... دہشت گردانہ حملہ اور خطرناک دشمنوں کی سرگرمیوں نے بڑی ... کو جواز ... کرنے کے اہل ... ایٹمی ہتھیار بنانے سے متعلق امریکی پالیسی کے جواز کو ... گیا ہے۔ لاس اینجلس ٹائمس اخبار میں امریکہ کی وزارت دفاع کے حوالے سے شائع ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ ... ہونے والے حملے کے بعد ... ہتھیاروں کی ... کرنے والے ... کی تعداد ... کو ... کے ساتھ ... کرنے میں کامیاب ہوں۔

دنیا کا اصل مسئلہ دہشت گردی نہیں غربت ہے

اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری کوفی عنان نے کہا ہے کہ بین الاقوامی برادری سے غربت اور عدم مساوات کا مقابلہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کا اصل مسئلہ دہشت گردی نہیں ہے۔ ... مونٹیری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ دنیا کا اصل مسئلہ دہشت گردی نہیں بلکہ غربت، عدم مساوات، صحت کی سہولیات اور تعلیم کی کمی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان تمام مسائل کو فوراً حل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس سے عالمی امن کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

اسلام میں انسانیت کا احترام اور اس کا مقام و مرتبہ

مفتی محمد سلمان منصورپوری

آج پوری دنیا میں مغربی ذرائع ابلاغ منظم طور پر اسلام کو ایک انسانیت سوز مذہب کی صورت میں متعارف کرانے کی مہم پورے زور و شور سے چلا رہے ہیں اور چند افراد کو نشانہ بنا کر پورے مذہب اسلام کو بدنام کرنے کی تحریک شدت سے جاری ہے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلامی تعلیمات کے ان گوشوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا جائے جن میں انسانیت نوازی، امن و امان، عدل و انصاف، کمزوروں کی حمایت اور بے سہاروں کی امداد جیسی ہدایتیں دی گئی ہیں۔

اسلام میں انسان کا مقام

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام مخلوقات میں انسان کو سب سے زیادہ شرافت اور بزرگی حاصل ہے۔ صورت و سیرت، استعداد اور صلاحیت اور کمال علم و عقل میں انسان تمام مخلوقات پر فضیلت اور امتیاز رکھتا ہے۔ انسان کی حسن تخلیق بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں چار مقدس قسمیں کھا کر فرمایا گیا:

”قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی، ہم نے آدمی کو بہترین اندازے پر بنایا ہے۔“ (سورہ والتین)

انسان اپنے اعضاء کے اعتبار سے سب سے متناسب جسم رکھنے والا ہے۔ انسان کو سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی ایسی صلاحیت ملی ہے جو اس اعزاز کے لیے اس کو حاصل نہیں ہے۔

”اور ہم نے عزت دی آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں، اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ہم نے ان کو بہتوں پر جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر۔“ (سورہ اسراء)

نعمتوں کا فیضان

انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام اشیاء کو انسان کا خدمت گار بنا دیا۔ انسان اللہ کی مخلوقات سے جب چاہے جتنا چاہے فائدہ اٹھائے اس کے لیے کوئی روک ٹوک نہیں، وہ مخلوقات انسان سے خود کچھ مطالبہ نہیں کرتیں، ہاں ان کا مالک اگر دوسرے انسان سے وصول کرنے کا حکم دے تو الگ بات ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا:

”وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب۔“ (بقرہ)

اور سورہ نحل میں ارشاد فرمایا:

”اور چوپائے بنا دئیے تمہارے واسطے، ان میں تمہارے لیے جڑاول ہے اور کتنے فائدے اور بعض کو ان میں سے (بکرا وغیرہ) کھاتے ہو۔ اور ان میں تمہاری رونق ہے جب شام کے وقت چرا کر لاتے ہو اور صبح کے وقت چرانے لے جاتے ہو اور اٹھا لے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے وہاں مگر جان کو مشقت میں ڈال کر۔“

بیشک تمہارا رب بڑا شفقت والا نہایت مہربان ہے اور تمہارے لیے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے بھی اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

قرآن کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنے محسن خالق و مالک کے احسانات ہر وقت یاد رکھنے چاہئیں اس لیے کہ جب انسان اپنے محسن کو یاد رکھے گا تو خود اس کے اندر انسان کو بلند رکھنے کا جذبہ پیدا ہوگا جس کی وجہ سے وہ ظلم کی طرف مزید قدموں کو روک سکے گا اور اللہ کی مخلوق کی عزت کرے گا۔ اسی اعتبار سے انسانیت کی عزت و توقیر کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم نے انسان کو اس کا مقام یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے:

”ہم نے جنات اور انسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔“ (الذاریات)

انسانیت کی احترام کا حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ انسانوں کو ایک دوسرے کے احترام اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کی تلقین کی ہے۔ بالخصوص اسلام میں رشتوں ناطوں کی رعایت اور پڑوسیوں اور مسکینوں کی خبر گیری کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

”اور بندگی کرو اللہ کی اور شریک نہ کرو اس کا کسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں اور فقیروں اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور اپنے ہاتھ کے مال یعنی غلام باندیوں کے ساتھ۔ بیشک اللہ کو پسند نہیں آتا اترانے والا بڑائی کرنے والا۔“ (النساء)

مذکورہ آیت میں جن لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ ۔۔۔ [illegible]

قصبہ ہرگوبند پور کی ”گرو کی مسجد“ میں ۵۵ سال بعد اذان کی آواز گونجی

وسیع القلب سکھ حضرات نے مذکورہ مسجد پنجاب وقف بورڈ کے حوالے کردی

۲۳ مارچ ۲۰۰۲ء کو ۵۵ برس بعد گورداس پور ضلع کے ہرگوبند پور نامی قصبہ میں سکھوں کے چھٹے گرو کی تعمیر کرائی گئی ”گرو کی مسجد“ میں پہلی بار اذان کی آواز گونجی اور وقف بورڈ اقلیتی کمیشن ... [illegible] ... سکھوں کی اعلیٰ تنظیم شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی ... [illegible] ... پنجاب وقف بورڈ اور سکھ تنظیم کے درمیان ... [illegible] ... کی کارروائی ایک دو سے مکمل ہوئی۔

واضح ہو کہ سکھوں کے چھٹے گرو ہرگوبند سنگھ نے ... [illegible] ... بیاس ندی کے کنارے ... [illegible] ... ”گرو کی مسیت“ ہے۔ ... [illegible] ... شروع کردی۔

... [illegible] ...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ تعلیم و تربیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات بات کی اہمیت کو بتانے اور ہوشیار کرنے کے لیے کلام کی ابتداء قسم سے کرتے تھے۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہوگے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اس کو کرو تو آپس میں محبت پیدا ہو جائے؟ آپس میں سلام کو رواج دو۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس میں مسلمانوں کو سلام کرنے پر ابھارا گیا ہے۔ ... [illegible] ... سلام سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا خاص امتیازی نشان ظاہر ہوتا ہے جو ان کو دوسری قوموں سے الگ کر دیتا ہے۔ ... [illegible] ... دلوں میں تواضع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں کا احترام ہوتا ہے۔

قاضی عیاض کہتے ہیں محبت ایک دینی فریضہ اور تربیت کا رکن ہے جو اسلامی معاشرہ کو منظم کرتا ہے ... [illegible]

اس حدیث اور اس طرح کی دیگر احادیث جہاں ... [illegible] ... کا جواب ... [illegible] ... کر کے بیان کیا جا سکتا ہے۔

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن ... [illegible]

(باقی صفحہ ۹ پر)

کرم کی نظر

امت اللہ تسنیم

سوئے آسماں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں
نگاہ کرم کے طلب گار ہیں ہم
دوائے دل مضطرب دینے والے
زمانہ کی گردش سے مجبور ہیں ہم
خیالات مایوس کن آ رہے ہیں
بہت مدتوں سے مسلط فزاں ہے
گھٹا آئے اور مجھ پر ہن کر
قفس سے یہ فریاد اٹھے سب اکبر
زمانے کی ٹھوکر سے ہم کو بچالے
کوئی آفت آئے تو ہوشیار کردے
یہ دل کو علم اور حکمت کا مرکز
عطا کر مجھے اب وہ ایمان کامل
زباں پہ ہو ہر دم ترا ذکر جاری
تمنا مجھے بس تیرے در کی ہو
ہم وابستہ تیرا کرم ہو ہماری
ابھی ذوق اور شوق میں جان ڈالے
ندامت سے سر کو جھکائے ہوئے ہیں
اگرچہ برے ہیں، گنہگار ہیں ہم
بھٹکے اور بروں کی ڈگر چلنے والے
پریشاں ہیں فکروں سے دوچار ہیں ہم
بہت گرچہ ہم دل کو سمجھا رہے ہیں
ڈر ہے جائے کہیں کہ دل ناتواں ہے
خوشی اور مسرت کے آثار بن کر
ہمارے دلوں پہ کرم کی نظر کر
جو سوتے بھی ہوں ہم تو ہم کو جگالے
مصیبت سے پہلے خبردار کردے
ذہانت، ذکاوت، فراست کا مرکز
کہ روشن ہو جس سے سراپا مرا دل
رہے ذکر سے بس زباں تر ہماری
خوشی جیسی لوگوں کو پیاری ہو
زباں ایک لحظہ نہ بند ہو ہماری
سرا آخرت پہ بھی ارمان نکالے
تمنا ہے تسنیم اے رب اکبر
کہ دونوں جہاں میں ہو انجام بہتر

بی جے پی کی ہاں اور نہ کے درمیان پھنسا ہے یوپی میں حکومت سازی کا مسئلہ

مایاوتی وزیر اعلیٰ بننے کے لئے بے قرار

سماج وادی پارٹی کی قومی صدر مایاوتی اپنے ممبران اسمبلی سے خواہ وہ کچھ کہیں کہ وہ کبھی بھی وقت وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف لے سکتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی میں اس موضوع پر ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔ اس پر شبہ ہے کہ بی جے پی کا ایک دھڑا کلیان سنگھ کو وزیر اعلیٰ دیکھنا چاہتا ہے اور اس لیے مایاوتی کو حمایت دینے کے لیے ماحول بنا رہا ہے۔

اتر پردیش میں بی جے پی بھی ریاست کی سیاسی صورتحال کو لے کر ابھی بھی کوئی حتمی ...

پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کو بھی یہی فیصلہ ہے۔ ... ان کی شاباشی دی ہے ... مایاوتی کے ساتھ کسی طرح کی حمایت کے خلاف ہیں ... سے مل کر اپنے موقف کو بھی واضح کر دیا ہے۔

دراصل یوپی بی جے پی میں اس سوال پر دو گروپ بن گئے ہیں۔ ... مشرا اور راج ناتھ سنگھ نہیں چاہتے کہ مایاوتی کی حمایت کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے سے بی جے پی کی رہی سہی بنیاد بھی ختم ہو جائے گی۔ یہ دونوں چاہتے ہیں کہ ریاست میں فی الحال صدر راج جاری رکھا جائے۔ ... کانگریس بے نقاب ہوگی وہیں بی جے پی ...

حزب اختلاف میں رہتے ہوئے جدوجہد کی سیاست کرے گی۔ لیکن اوم پرکاش سنگھ اور لال جی ٹنڈن چاہتے ہیں کہ مایاوتی سے مل کر حکومت بنالی جائے اس سے بی جے پی کی طاقت لوک سبھا میں بڑھ جائے گی۔ یہ گروپ مرکزی لیڈروں کو ملائم سنگھ کا خوف دکھا رہا ہے کہ اتر پردیش میں ان کی حکومت ہونے سے لوک سبھا میں ... اور یہ حکومت کو کمزور کرے گا۔ ... صدر راج رکھنے سے ایک تو ممبران اسمبلی میں مایوسی بڑھے گی دوسرے نوکر شاہی بے لگام ہو جائے گی۔ ... مرکزی لیڈروں میں مرلی منوہر جوشی اس فیصلے کے ساتھ بتائے جاتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ اٹل بہاری مایاوتی

سے اتنی ہمدردی نہیں ہے جتنی کہ راج ناتھ سنگھ سے رقابت ہے۔ اوم پرکاش سنگھ کو راج ناتھ سنگھ سے بری طرح چڑھ ہے۔ بی جے پی اسمبلی پارٹی کی جس میٹنگ میں راج ناتھ سنگھ کا نام ... لیڈر منتخب کرایا تھا اوم پرکاش سنگھ جان بوجھ کر اس میں نہیں گئے تھے ... بلکہ انہوں نے اس میٹنگ کو ادھوری بتاکر ... اس بات کو بھی لے کر ہے کہ پارٹی کو تیسرے نمبر پر پہنچا کر بھی مشرا اور راج ناتھ سنگھ تو اپنے عہدوں پر ہیں لیکن خود ان کا اپنا مستقبل ... اگر اس وقت حکومت بنی تو ایک مرتبہ وہ پھر وزیر بن جائیں گے۔ ...

حقیقت یہ ہے کہ اتر پردیش کی سیاست میں جاری یہ تعطل اسی وقت ختم ہوگا جب یہ طے ہو جائے گا کہ کانگریس کا راجیہ سبھا میں کیا موقف ہوگا کانگریس کے لیڈروں میں سے ابھی صرف ریاستی کانگریس صدر اوم پرکاش جالسوال نے ہی کہا ہے کہ صدر راج کے فیصلے کی پارلیمنٹ میں مخالفت ہوگی لیکن مخالفت دونوں طریقوں سے ممکن ہے۔ مخالفت میں ووٹنگ سے بھی اور ایوان سے واک آؤٹ کرکے بھی۔ واک آؤٹ کے طریقے سے تجویز پاس ہو جائے گی۔ ... صدر راج کا معاملہ پارلیمنٹ میں ... مایاوتی کا کھیل ختم ہو جائے گا ... ملائم سنگھ یادو ان کے ممبران اسمبلی پر ڈورے ڈال سکتے ہیں۔ □□

تملناڈو میں کروناندھی کی بی جے پی سے ناراضگی

کیا این۔ڈی۔اے انتشار کی طرف بڑھ رہا ہے؟

حال ہی میں ڈی ایم کے لیڈر ایم کروناندھی نے ریاست میں این ڈی اے سے تعلق توڑ لیا ہے۔ ان کی شکایت یہ ہے کہ اتحاد کی اہم پارٹی بی جے پی ریاست میں انا ڈی ایم کے کے ساتھ ... جاری ہے اور ان پر غیر ضروری تنقید کر رہی ہے لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ فی الحال کروناندھی کو مرکز میں این ڈی اے کے ساتھ بنے رہنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اتحاد کی طرف سے حکومت کو قومی ایجنڈا چلانے میں ڈی ایم کے کا اہم رول رہا ہے اور ان کو اس اتحادی حکومت میں بنے رہنے کا اخلاقی اصولی حق

ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مرکز میں دوستی اور ریاست میں دشمنی کے اس تضاد سے کیا این ڈی اے کے کردار پر کوئی روشنی نہیں پڑتی؟ یہ دوستی صرف کروناندھی ہی نہیں ڈال رہے ہیں بلکہ وہ بی جے پی بھی ڈال رہی ہے، جس کو اتحاد کی سیاست کی ایک مشکل پچھلے سے آنے والے دنوں میں مقابلہ کرنا ہے ... مرکزی سطح پر دوستی ... ریاست کی سطح پر کس طرح ... نقصان اٹھانا پڑے۔

اس سوال میں ہی اس بحران کی کیفیت بھی پوشیدہ ہے ... بی جے پی کے عہدیداران کروناندھی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ...

پہنچایا ہے۔ ۱۹۹۶ء میں جب متحدہ محاذ قائم ہوا تھا تو اس کے مرکز میں اعلیٰ اجلاس ہی سی لیکن فرقہ پرستی کے خلاف ایک واضح موضوع تو تھا جس کے ارد گرد پارٹیاں اکٹھی ہوئی تھیں یاد رکھنے کی بات ہے کہ متحدہ محاذ نے کانگریس کے اصرار پر ڈی ایم کے کو باہر کرنے کی بجائے اقتدار گنوانا پسند کیا تھا اور اس کے بعد ہی اس میں ٹوٹ پیدا ہوئی تھی ...

اسی موقع پرستی کا نتیجہ ہے کہ ... ڈی اے کی پارٹیاں کوئی بڑا قدم اٹھانے کو تیار نہیں ہوتیں اور ڈی ایم کے ریاست میں بی جے پی کی مخالفت کرتے ہوئے مرکز میں اس کے ساتھ بنے رہنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتی ... ڈی ایم کے ... □□

بقیہ: تعلیم وتربیت صفحہ ۷ سے

(کامل) نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لیے یا اپنے بھائی کے لیے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ راوی کو شک ہو گیا کہ لفظ پڑوسی فرمایا تھا یا بھائی کا۔

علماء نے بھائی کی تشریح میں مومن کا لفظ دونوں کو عام رکھا ہے یعنی جس طرح اپنے لیے ایمان کو پسند کیا ایسے ہی اپنے کافر بھائی کے لیے اس کو پسند کرے جیسا کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے اسلام پر باقی رہنے کو پسند کرتا ہے اسی طرح اپنے کافر بھائی کے لیے ایمان کی دعا کرنا مستحب ہے۔ امام بخاری نے ... رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون؟ آپ نے فرمایا وہ مومن نہیں جس کے شر اور ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی مامون نہ ہو۔"

ان احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کی تاکید اور اہمیت کو بتانے کے لیے قسم کھائی ہے جو اسلام کا شعار ہے۔ باہم محبت اور تعلق کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ پڑوسی اور بھائی کے ساتھ محبت کو ضروری کہے۔ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کا جو نقصان ہے اس سے بھی آگاہ کیا گیا ہے اور اس کو اتنی اہمیت دی کہ جو اس کے خلاف کرے اس کے ایمان کی نفی کی ہے۔

جمعیۃ علماء مالیگاؤں کے زیر اہتمام

چچگواں اور مل گاؤں میں بازآبادکاری مہم

رپورٹ: مولانا عبدالباری قاسمی

۲۶ ستمبر ۲۰۰۱ء مالیگاؤں کی تاریخ کا وہ بدترین دن ثابت ہوا جس دن جمہوریت کی ساری قدریں اور ہندوستان کی روایتی سالمیت اور قومی یکجہتی کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔ ایک پمفلٹ کو بہانہ بنا کر منصوبہ بند طریقے سے مسلمانوں کی املاک کو لوٹا، جلایا اور برباد کیا گیا۔ مساجد، قبرستانوں اور قرآن پاک کی بےحرمتی کرکے انہیں نذر آتش کیا گیا۔ شہر میں ہوئے ان حالات کو فرقہ پرستوں نے الگ رنگ دیا جس کے سبب تقریباً ۲۵ مواضعات متاثر ہوئے۔

اس بدترین فساد کے روز اول ہی سے جمعیۃ علماء مالیگاؤں نے شہر کے مخیر حضرات کے ابتدائی تعاون سے متاثرین کے لیے مختلف انداز میں امداد کا کام کیا ہے، جس میں فوری ریلیف کے طور پر اناج، کپڑا، اور ... [illegible]

[illegible]

کل رقم مختلف مدات میں وصول ہوئی	3306406
اخراجات، جملہ ریلیف میں	1822349
کاروبار شروع کرنے کے لیے	877093
مرمت و تعمیر مساجد و مکانات	547000
قانونی اخراجات	52000
کل خرچ	3298442
بچی ہوئی رقم	7964

[illegible]

وشو ہندو پریشد کی پنجاب بند کے دوران جامع مسجد لدھیانہ پر حملے کی سازش ناکام

[illegible]

پندرہ روزہ اصلاح معاشرہ پروگرام

[illegible]

کیتھل میں مساجد و مقابر کی بےحرمتی اور توڑ پھوڑ کی مذمت

[illegible]

فرقہ وارانہ کشیدگیوں پر اظہار مذمت

[illegible]

اخباری اطلاع نامہ نمبر ۲۰۰۲/۵

[illegible]

(جناب مولانا) ناظر حسین (صاحب، اسعد نگر، بریلی)

بقیہ: پوٹو منظور صفحہ ۱ سے

پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں اس بل کی حمایت کردی جس کے بعد لوک سبھا میں یہ بل منظور ہوگیا گرچونکہ راجیہ سبھا میں یہ بل گرا اور پی آن بچانے کیلئے پہلی بار بی جے پی نے مشترکہ اجلاس بلانے کی بات کی تو پھر فوراً اپنے ڈی اے کی پالیسی کرسی میں ابال آ گیا اور یہ لیڈر پھر سے راگ الاپنے لگے کہ ہم اس سیاہ قانون کے خلاف ہیں جس کے بعد خود وزیر اعظم سامنے آئے اور انھوں نے مسٹر نائیڈو کی چکنی مٹی کر فوراً چند لاکھ ٹن مفت چاول دینے کی منظوری دے دی جس کے بعد ۲۶ مارچ کو تیلگو دیشم پارٹی کے پالیس ارکان نے اس پوٹو کے حق میں ووٹ دے دیا۔ صرف ایک دن پہلے وہ سیاہ قانون بتا رہے تھے۔ حالانکہ مرکزی وزارت غذا ایک دو سو دو اور اس کے وزیر شانتا کمار قطعی اتنا چاول دینے کے حق میں نہیں تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ چونکہ اس سال خود آندھرا پردیش میں ریکارڈ چاول پیدا ہوا ہے اور ان کا خود یہ مطالبہ ہے کہ مرکز ریاست سے سترہ لاکھ ٹن چاول خرید لے، اس لئے آندھرا پردیش کے لئے اتنی بڑی مقدار میں چاول دینا مناسب نہ ہوگا مگر چونکہ وزیر اعظم کے سامنے اپنی عزت کا سوال تھا وہ پوٹو کو ہر قیمت پر منظور کرانا چاہتے تھے اس لئے انھوں نے نائیڈو کو خوش کرنا ضروری سمجھا۔ یہ تو صرف ایک واقعہ ہے جو اخبارات کی زینت بن چکا ہے نہ معلوم ہمارے بے بس وزیر اعظم کو دوسروں کو کیا دینا پڑا ہوگا۔

ہمارے خیال میں اس میں قصور لینے والوں کا نہیں بلکہ دینے والوں کا ہے۔ وزیر اعظم اپنے حلیفوں کو اس منزل پر لے آئے ہیں جہاں ان کی خواہشات کی تکمیل کی بجائے دکھائی دیتی ہیں اور جن کا سودا ملک کے خزانہ پر پڑ رہا ہے۔

دراصل یہ ہمارے وزیر اعظم کی زندگی بھر وزیر اعظم بنے رہنے کی خواہش ہی ہے جس نے سیاست کو اس منزل تک پہنچایا ہے۔ اگر ہمارے وزیر اعظم یہ سمجھ لیں کہ خود وہ وزیر اعظم رہیں یا نہ رہیں ان کی یہ ناجائز خواہشات پوری نہیں کی جائیں گی تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان تمام حلیف پارٹیوں کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔

حادثے کے ملزمین جو سب کے سب مسلمان ہیں کے خلاف شروع میں پوٹو کا استعمال کیا جبکہ گجرات میں قتل عام کے ذمہ دار وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل، شیو سینا اور بی جے پی سے وابستہ مجرموں کے خلاف انھوں نے پوٹو لگانے سے صاف انکار کردیا تھا۔ اور اب اگر انھوں نے گودھرا کے ملزموں سے پوٹو واپس لیا ہے تو اس کی قیمت کیوں ان کا ضمیر جاگ گیا ہے بلکہ اس کی وجہ صرف گجرات فساد کے فرقہ پرست مجرموں کو پوٹو سے بچانا ہے جسے انھوں نے اپنے آقا لال کرشن اڈوانی کے کہنے پر ہی انجام دیا ہے۔

وزیر قانون ارن جیٹلی نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پوٹو کے غلط استعمال کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ خود بل میں ایسی دفعہ موجود ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ پوٹو کا غلط استعمال کیا گیا ہے تو غلط استعمال کرنے والے کو اسی قانون کے تحت گرفتار کرکے سزا دی جاسکتی ہے۔ محترم جیٹلی صاحب کی باتیں سر آنکھوں پر مگر کیا وہ اس دفعہ کا استعمال کبھی کریں گے اور اگر وہ واقعی اس میں مخلص ہیں تو انھیں اب جبکہ پوٹو منظور ہوکر قانونی شکل اختیار کرچکا ہے سب سے پہلے اس ظالم و جابر نریندر مودی کے خلاف استعمال کرنا چاہیے جس نے پہلے تو بے قصور مسلمانوں کو پوٹو کا غلط استعمال کرتے ہوئے گرفتار کیا اور اب جب ان پر دباؤ پڑا تو انھوں نے پوٹو کو واپس لینے کا اعلان کردیا۔ اگر پوٹو کا استعمال درست تھا تو پھر کیوں واپس لیا گیا اور اگر اسے واپس لیا گیا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے پہلے اس کا ناجائز استعمال کیا تھا جنھیں اس ناجائز استعمال کی اسی قانون کے تحت سزا ملنی چاہیے۔ لیکن سوال پھر وہی ہے کہ کیا مسٹر جیٹلی اس قانون کا غلط استعمال کرنے والوں سے مواخذہ کرسکیں گے۔ مسٹر جیٹلی اور ان کی حکومت کی نیت تو بس اسی بات کی چغلی کر رہی ہے۔ □□

بقیہ: کیمرہ تو سچ ہی بولتا ہے صفحہ ۱ سے

وزیر اعلی کے دفتر سے باہر نکلنے کے بعد ہم ندھیرا ہو چکا تھا وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنان ہتھیاروں سمیت بہر آ گئے آ چکے تھے اور وہ آگے آنے پر ہمیں ایک اور وحشی بھیڑ ملی اس نے ہماری گاڑی کے سہارے شیشے توڑ ڈالے اور ہے ہتھیاری ہم نے مجبور کیا جب کی طرح جان بچی نیب ذرا حکومت بتائے کہ وہاں سے باس کوریج اور رپورٹنگ کے لئے کون ساطریقہ اپنایا ہے؟ اس میں سے ہم کیا چھپائیں اور کیا دکھائیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ کیمرہ ٹی وی چینلوں کے آزاد ہندوستان کا سب سے پہلا قتل عام ہے جس کو کبھی چینلوں نے دکھایا گودھرا اور گودھرا کے بعد کی آگ میں جلنا ہوا گجرات ہمارے لئے ایک بدنما اور قابل ملامت اور ایک تلخ حقیقت کی طرح تھا اور ہے۔

وزیر اعلی نریندر مودی کی حکومت خود کٹہرے میں کھڑی ہے اپنی کھال بچانے کے لئے میڈیا کو نشانہ بنانا بہت آسان ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے میڈیا کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۹۹۲ء میں میڈیا کی خاص طور سے ہندی میڈیا کا رول بہت افسوسناک اور مشکوک تھا۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ گجرات کے مقامی میڈیا نے اپنی ذمہ داری ٹھیک سے ادا نہیں کی ہے۔ پریس کونسل اور ایڈیٹرز گلڈ کو اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے دوسری طرف اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہا جانا چاہیے کہ میڈیا حکومت کو خوش کرنے کے لئے رپورٹنگ کرے اور حکومت اس کو ہدایات جاری کرے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ میڈیا چیختے چلانے لگا ہے مگر جب کسی کے سامنے کسی کو زندہ جلایا جائے گا اس کے ٹکڑے کئے جائیں گے اس کا سب کچھ تباہ کردیا جائے گا تو وہ صحافی چپ رہے گا؟ حکومت ایسے حالات ہی کیوں پیدا ہونے دیتی ہے جس میں میڈیا کو چیخنے چلانے کا موقع مل جاتا ہے؟ ۱۶ روپے غیر انسانی پس منظر میں صاف بات یہ ہے کہ وزیر اعلی نریندر مودی کا سنگھی ذہن اخلاقی ذمہ داری پر حاوی ہوگیا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں اجودھیا میں بھی یہی ہوا تھا اس وقت کے وزیر اعظم نرسمہا راؤ چاہتے تو وہاں کے حالات کو کنٹرول کیا جاسکتا تھا۔ شاید یہی غلطی وزیر اعلی نریندر مودی سے بھی ہوئی ہے وہ گودھرا کانڈ کے بعد فسادیوں کو کھلی چھوٹ دی گئی ہو رہے تو خوش اسلوبی سے نمٹتے تو شاید یہ ہزاروں وزیر اعلی کو "گلنگ" کلنک بننے کی اذیت نہ اٹھانی پڑتی۔

بہر حال اس مرتبہ گجرات کا قتل عام کئی معنوں میں چونکانے والا تھا اس کی گہرائیاں اور نفسیات بھی الگ تھی۔ ۱۹۹۲ء کے فسادات میں وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور بمبئی میں شیو سینا کی بالادستی حاصل تھی جس کے جواب میں کانپور، بھاگلپور اور بمبئی میں مسلمانوں کو سڑک پر اترنا پڑا تھا۔ بابا سرغنہ داؤد ابراہیم اور ٹائیگر میمن جیسے انڈر ورلڈ کے روپ میں ابھرے تھے لیکن اس بار میدان بالکل خالی تھا دوسری خاص بات یہ رہی کہ فسادیوں کے ہجوم میں اس مرتبہ متوسط، نچلا، دلت، آدی باسی اور باہر سے آنے والے مزدوروں نے بھی شرکت کی ہے فسادیوں کی عمر میں سے تیس سال کے درمیان رہی ہوگی سماجی ہم آہنگی کی سیکڑوں سال پرانی روایت کو توڑتے ہوئے ان فسادیوں نے پرامن ماحول پر پڑا مسلمان تاجروں کو بھی نہیں چھوڑا۔ گجرات میں وشو ہندو پریشد کی تنظیم گہری جڑیں بنا چکی ہے جس کے کارکنوں نے انسانوں کو قتل کرنے کا رول ادا کیا ہے۔ بہت حد تک یہ بھی ممکن ہے کہ زندہ جلتے ہوئے لوگوں کی چیخ و پکار اور راکھ ہوتی ہوئی بستیوں میں آگے چل کر بن لادن اور داؤد جیسا کوئی دہشت گرد مجرموں کا مقابلہ کرنے بن جائے اور حکومت میڈیا کو کوستے ہوئے ہاتھ ملتی رہ جائے۔ اس مرتبہ کے ایک طرفہ قتل عام نے عوام کے علاوہ عوام کے دل و دماغ میں بھی نفسیاتی اور جسمانی کنٹرول لائن کھینچ دی ہے ملک کی اس بری حالت کے لئے میڈیا کم مجرم نہیں زیادہ ذمہ دار ہیں۔ یہ وقت الزامات اور جوابی الزامات کا نہیں بلکہ حکومت میڈیا، سبھی سیاسی پارٹیوں اور سماجی تنظیموں کو مل جل کر اپنا محاسبہ کرنے کا ہے تاکہ ایسا ایک طرفہ قتل عام کا اعادہ نہ ہو سکے۔ □□

بقیہ: نسل کشی صفحہ ۱ سے

اور پھر بھارت میں داخل ہونے سے روک دیا جائے۔ نظام حکومت میں مذہبی جنون کو داخل ہونے دیا جائے تو اس کا تیجہ خون خرابہ کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ پولیس افسروں اور انتظامیہ کو کہا گیا، خفیہ طور پر ہدایات دی گئیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف قتل و غارت گری میں خاموش تماشائی بنے رہیں، یہ صورتحال حکومت کی ننگی دہشت گردی ہے جو ملک میں موجود ہے۔ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی بابا بابری کی طرح پھر اقلیات ہندوؤں اور مسلم مسیحیوں کو شکست دیتی تو یوپی میں سیاسی طاقت کا توازن بدل جاتا اور بی جے پی کو دارالحکومت میں جگہ نہ ملتی۔ اگر سونیا گاندھی اپنی اہل کرسی جیتیں اور وزیر اعظم بنتے کی خواہش پر عمل نہ کرتیں اور لوک سبھا میں عام سیکولر کو نقصان نہ پہنچاتیں تو قوم جرائم کاروں کی حکمرانی سے بچ جاتی۔ اگر آج بھی سونیا گاندھی سیاسی تجربہ کاری سے کام لیں تو یوپی اپنی شان کے ساتھ ابھر سکتا ہے۔ بہ باتیں ایسی فکر ہیں، جن پر کھل کر سوچنا کافی نہیں بلکہ عمل کرنا ضروری ہے۔

اگر ملک میں امن برقرار رکھنا ہے اور اس کے دشمنوں کو بدلہ لینا ہے تو صدر جمہوریہ کو یوپی میں بی جے پی اور این ڈی اے کے خلاف قدم اٹھانا چاہئے۔ بی جے پی کو ملک پر حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں رہا ہے۔ ہمیں ہندوستان کو بچانا ہے نہ کہ ایک ایسی پارٹی کو جس نے ہندوستان اور اس کے بنیادی سیکولر اصولوں، اس کے کلچر، اس کی تاریخ اور اس کے سیکولر سماج کو منہدم کردیا ہے۔ ہم یا تو ہندوتوا کی بنیاد والی پارٹی کو تاریخ کے قاتل کی طرح رکھیں گے کے ابھر میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں۔ □□

بقیہ: روزگار صفحہ ۹ سے

کورس

بدلتی ہوئی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ملک میں بہت سی کوچنگ اور ادارے ہیں جو انٹیریئر ڈیزائن، ٹاؤن پلاننگ میں تعلیم کراتے ہیں آج کل اس کی تربیت کے متعلق انسٹیٹیوٹ نہ ہونے کی وجہ سے امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی ای آر پی پیشہ وروں کی کمی ہے۔

تعلیمی لیاقت

ویسے تو اس میدان میں کوئی طے شدہ لیاقت نہیں ہے لیکن گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ آپ چاہے فائننس سے جڑے ہوں چاہے اکاؤنٹ، پروڈکشن، پلاننگ، مٹیریل پرچیز، آئی ٹی یا کیمسٹری یا بزنس مینجمنٹ، انجینئرنگ، انجینئرنگ یا بزنس مینجمنٹ، قانون اور علاج کے میدان سے جڑے لوگ بھی اس میدان کو اپنا سکتے ہیں۔

تنخواہ اور سہولیات

شروعات میں آپ کو دس ہزار سے پندرہ ہزار اطور تنخواہ مل سکتے ہیں لیکن کچھ تجربہ کے بعد وہ بیس ہزار روپے سے تیس ہزار روپیہ تک پاسکتے ہیں کیونکہ ابھی یہ تکنیک بالکل ابتدائی دور میں ہے تو اس میدان میں بہت سے مواقع دستیاب ہیں۔

بس ضرورت ہے کچھ لگن اور سخت محنت کی۔ یہ میدان آپ کو کیریئر کی نئی بلندیوں تک لے جائے گا۔

کچھ اہم تربیتی ادارے

- سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس آف انڈیا، ۵۰ ہرر کی دائم بلاک اے کرکر... حیدرآباد ۵۰۰۰۳۴
- سیکرٹیریٹ سافٹ ویئر (انڈیا) ۲۳۱/۱۱، ۱۰۶ جی پی کنٹونمنٹ بنگلور ۵۶۰۰۷۱

بقیہ: کارپوریشن چناؤ صفحہ ۱ سے

یہاں تک کہ بی جے پی کے سینئر لیڈر سیاسی صحت اس کے بھی مرکزی لیڈر ہار گئے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت وجے گوئل کے پارلیمانی حلقے چاندنی چوک اور بی جے پی ایم پی مدن لال کھورانہ کے پارلیمانی حلقہ صدر میں بی جے پی کا کھاتہ بھی نہیں کھل سکا ہے۔ گذشتہ انتخابات میں کانگریس کو صرف ۴۰ سیٹیں ملی تھیں۔ ۲۴ مارچ کو ہونے والے میونسپل الیکشن میں ۴۹.۵۲ فیصد ووٹ ڈالے گئے تھے جن میں ۱۱۶۵ امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کیا گیا۔ کانگریس نے ۱۳۴ حلقوں میں اپنے امیدوار اتارے تھے جبکہ بی جے پی نے ۱۳۲ حلقوں میں قسمت آزمائی کی تھی۔ سینئر لیڈر سے الیکشن لڑ رہے آزاد امیدوار آصف محمد خان اولکھا دارا سے الیکشن جیت گئے ہیں۔ ان پر الیکشن کے ساتھ ہم دردی کا الزام ہے اور وہ اس وقت تہاڑ جیل میں ہیں۔ □□

بقیہ: بی جے پی فساد کی ذمہ دار ہے صفحہ ۱ سے

کے سامنے ایک سابق رکن پارلیمنٹ کو قتل کردیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ گجرات کے لوگوں کو ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ عام عوام کی مدد کر کے جسٹس وما نے کہا کہ انھوں نے ریاستی حکومت کے افسران کو ہدایتیں دی ہیں کہ وہ اپنے فرائض ایمانداری سے ادا کریں۔ انھوں نے ان سے کہا کہ آپ کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے آپ بے خوف ہو کر اپنے فرائض ادا کیجئے کیونکہ قانون آپ کو یہ اختیار حاصل ہے۔

جسٹس ورما نے کہا کہ گودھرا کے واقعہ سے پہلے اور اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ بھی کم دہشت ناک نہیں ہے لیکن فرق یہ ہے کہ حکومت کی غفلت نہ ہوتی تو حالات اتنے خراب نہ ہوتے اور حالات بہت حد تک بہتر ہوسکتے تھے۔ یہ غیر معمولی صورت حال کی وجہ کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے انکاس کی جانب ہے کہ کہ وہ ذہنی طور پر کسی واقعہ کے لئے تیار ہیں یہ اپنی ہی وہ بے خطری کی صورت حال ہے ناک انکوائری۔

ایسے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے جن میں تشدد پر گرد بستہ ہجوم قتل و غارت گری کرتے ہوئے گھومتے رہے اور انھوں نے لوگوں کے مکانات کو نہیں چھوڑا جسٹس ورما نے کہا کہ ان سب کی صورت حال کے لئے انتظامیہ ہی جوابدہ ہے۔

گودھرا قتل عام کے کسی ملزم پر پوٹو کے تحت مقدمہ نہ درج کرنے کے ریاستی سرکار کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ انسانی حقوق کمیشن اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ قانون کے استعمال میں کسی کو مجرم کے ساتھ امتیاز نہ برتا جائے۔ انھوں نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ انسانی حقوق کمیشن پوٹو کے خلاف ہے جس نے ایک بار پوٹو قانون کی ضرورت ہے تو اس کا نفاذ سب پر یکساں ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اب ریاستی حکومت کو اپنا کام کرنا چاہیے کہ جو لوگ گھروں سے بے گھر ہوئے ہیں وہ عزت سے لوٹ سکیں۔ □□

بہر حال پوٹو اب قانون بن گیا ہے اور اگرچہ وزیر داخلہ باتوں پر بھروسہ کرنا ناممکن ہے کہ اس کا ناجائز استعمال نہ ہوگا کیونکہ ٹاڈا کے دس سالہ ریکارڈ نہیں بلکہ پوٹو کے صرف ایک ماہ کے ریکارڈ ہی یہ بتانے کو کافی ہیں کہ اس کا کس طرح ناجائز استعمال ہوگا۔ اسی لئے کانگریس کی صدر اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر مسز سونیا گاندھی نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پوٹو پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے یہ صحیح ہی کہا ہے کہ بی جے پی اور فرقہ پرست حکومت کے ہاتھوں میں پوٹو جیسا قانون دہشت گردی سے بھی بڑا خطرہ ہے۔ گجرات کی نریندر مودی حکومت نے ان کی اس بات کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔ مسٹر مودی نے گودھرا

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 1/2 April 2000
5- 11 APRIL 2002
R. N. I. NO. – 38985/82
Postal Registration No. - DL – 11052/ 2002

منظر پس منظر

منصور علی خان کا کالم

پوٹو بل منظور | خون خرابہ جاری | خفیہ پمفلیٹ | اندر کی بات

پوٹو بل منظور

جیسا کہ امکان تھا اور اندازہ بھی، پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پوٹو بل پاس ہو گیا۔ اس کے حق میں ۴۲۵ ووٹ [illegible] زیادہ آئے۔ بی ایس پی، ڈی ایم کے اور ترنمول کانگریس نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ ان تینوں پارٹیوں کے ممبروں کی غیر موجودگی میں حکمرانوں کو اکثریت حاصل ہو گئی۔ پہلے یہ بل لوک سبھا میں اکثریت سے منظور کیا جا چکا تھا اور اپوزیشن نے اعلان کر دیا تھا کہ پوٹو بل کو راجیہ سبھا میں پاس نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس پر حکومت نے صدر جمہوریہ سے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کرایا اور صدر نے ایسا ہی کیا۔ مشترکہ اجلاس میں کئی اپوزیشن لیڈروں نے دھواں دھار تقریریں کر کے بل کی مخالفت کی، لیکن جو ہونا تھا، وہ ہو کر رہا اور شاطر حکمرانوں نے کامیابی حاصل کر لی۔ کانگریس کی صدر مسز سونیا گاندھی نے اس بل کو دہشت گردی سے بھی زیادہ خطرناک بتایا، سماجوادی پارٹی کے ملائم سنگھ یادو نے اس بل کو بذات خود (حکومت کی) دہشت گردی قرار دیا اور سابق وزیر اعظم وی پی سنگھ نے اسے ملک کی تقسیم کا اشارہ قرار دیا۔ دوسری طرف بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر وزیر داخلہ ایل کے اڈوانی نے بل کو موجودہ حالات میں ضروری قرار دیا۔ انھوں نے پوٹو کے جواز کے لیے گزشتہ ۱۱ ستمبر اور ۱۳ دسمبر کے واقعات یاد دلائے اور ہر طرح دہشت گردوں کے حملوں اور ہندوستانی پارلیمنٹ پر حملہ کو دہشت گردی کا خوفناک چہرہ بتایا۔ لیکن انھیں یہ اعتراف کرنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ گجرات کے حالیہ مسلم کش حملوں اور قتل عام اور غارت گری میں ان کی پارٹی کی حکومت کی دہشت گردی کا بھیانک چہرہ بھی سامنے آ چکا ہے۔

اب پوٹو قانون کی منظوری اور نفاذ کے بعد کیا اس بات کی ضمانت مل جائے گی کہ ہندوستان میں ایک اور اسی طرح کی دوسری سرکاری دہشت گردی سے انسانوں کو تحفظ حاصل ہو جائے گا؟ کیا پوٹو ایسی دہشت گردی کے خلاف استعمال کیا جائے گا یا پھر اس سے سرکاری دہشت گردی کو قانونی جواز فراہم کر دیا جائے گا؟ ۲۶ مارچ کو دہلی میں پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں جو کچھ ہوا اور جس طرح ارادتی انداز سے پوٹو بل منظور کرایا گیا، وہ طریق کار کا ایک کھیل معلوم ہوتا ہے، جس کے لیے بار جیت کا معاملہ پہلے سے طے کر لیا گیا ہو۔ تین پارٹیوں کے ارکان پارلیمنٹ کا بائیکاٹ اور حکمرانوں کو بل پاس کرانے کا موقع دینا بھی ظاہر کرتا ہے۔ یہ سب کچھ طرح کی چالیں معلوم ہوتی ہیں۔ بہا کو کون بچاتا ہے، یہ بات بھی جاننے والے جانتے ہیں۔

خون خرابہ جاری

گجرات آج بھی جل رہا ہے۔ احمد آباد سمیت ۳۳ فساد زدہ علاقوں میں آتش زنی، لوٹ مار، تشدد اور زندہ جلانے کے واقعات جاری ہیں اور کرفیو لگا ہوا ہے۔ ریاست میں مسلم کش فسادات کا یہ دوسرا دور ہے جو ۱۵ مارچ سے شروع ہوا تھا۔ ایودھیا میں ۱۵ مارچ کو رام مندر کی تعمیر کے لیے شلا دان کیا گیا تھا۔ ہندوستان کی بی جے پی سرکار نے اپنا ایک ضابطہ [illegible] کر قبول کیا تھا۔ ان دونوں واقعات کی ترتیب سے یہ پتا چلتا ہے کہ رام مندر کی تعمیر کی تحریک اور مسلم کش حملوں اور تشدد کی وارداتوں میں ہم آہنگی ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ ہندو وشٹوں کی نظر میں ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کیلئے مسلمانوں کے خلاف نسلی فسادات اور ان کی خون ریزی ضروری ہے تاکہ ہندو عوام کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت، جذبۂ انتقام اور جنگی جنون کو ہوا دیا جائے اور پھر طاقت کے بل پر ایک عالیشان رام مندر تعمیر کیا جائے۔ فسادات کے دوسرے دور میں انسانوں کو زندہ جلانے کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ تازہ مثال یہ ہے کہ ایک سترہ سالہ بوڑھی عورت کو زندہ جلا دیا گیا۔ یہ سلسلہ ختم ہی نہیں ہو رہا ہے کہ ہندوستان میں نفرتوں کو جلانے کا مذہبی رواج ہے۔ ہم لوگ اپنے ہی نفرتوں کو جلاتے رہتے ہیں، انھیں دوسروں کے زندوں کو جلانے میں کیا پس و پیش ہو سکتا ہے۔

خفیہ پمفلیٹ

ایک طرف گجرات میں کشت و خون کا سلسلہ جاری ہے اور دوسری طرف ایک خفیہ پمفلیٹ گجراتی زبان میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں ہندوؤں کو مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا لین دین اور کاروبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس پمفلیٹ میں شائع کرنے والے کی طرف سے ادارہ [illegible] درج نہیں ہے۔ اس کی ابتداء بے شرمی رام سے کی گئی ہے، جو آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد کا خاص نعرہ ہے۔ پمفلٹ میں ہندوؤں سے کہا گیا ہے کہ "ہمارے دیش اور دھرم دونوں کو خطرہ ہے۔ اگر تمھیں اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو بچانا ہے تو مسلمانوں کا سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کرو۔" ایک ایک ہندو کو سمجھانا ہے کہ وہ کسی مسلم بیوپاری سے کچھ نہیں لے گا، مسلمان دوکاندار کے پاس نہیں جائے گا اور مسلمان خریدار کو کوئی چیز نہیں فروخت کرے گا۔" یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی مسلمان کو نوکری نہ دی جائے۔ [illegible] یہ سب پڑھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ گجرات میں مسلم کش فسادات اور آگ اور خون کی ہولی کھیلنے کے واقعات دراصل ہندوستان کی تاریخ پر گجرات کی تحریک آزادی کے عظیم رہنما اور ہندو [illegible] کے سب سے بڑے علمبردار مہاتما گاندھی کے دیس گجرات میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ خود گاندھی جی کی "اہنسا وادی" تحریک آزادی کے برعکس ہے۔ اس صوبے کے زرخیز ذہن نے تحریک عدم تشدد کی رہنمائی کی اور اب یہی صوبہ ہندوستان میں ہونے والی خون ریزی اور تشدد میں پیش پیش [illegible] کی قیادت کر رہا ہے۔

اندر کی بات

پوری کے شنکر آچاریہ نشچلانند کہتے ہیں کہ انھیں ایودھیا میں رام مندر سے کم کچھ قبول نہیں ہوگا۔ ہندوؤں کی عزت کا سوال ہے۔ انھوں نے مرکزی حکومت کو کانگریس اور بی جے پی بھی پارٹیوں کو مل کر ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کرانی چاہیے۔ شنکر آچاریہ نے کہا کہ کسی کے خیال میں کانگریس، بی جے پی اور دیگر پارٹیوں کو رام مندر کی تحریک کا کریڈٹ لینا چاہتی ہیں۔ انھوں نے ایودھیا کی موجودہ صورت حال کے بارے میں یہ قول دہرایا کہ "کرفیو کا نگریس کو جانا ہوگا۔ بی جے پی اور ایودھیا میں رام مندر کے تعلق سے مہاتما کی [illegible] کوئی گفتگو نہیں ہوگی۔" [illegible]

[illegible]

الجمعیۃ

پرنٹر و ناشر: مولانا اسعد مدنی
مدیر: محمد حنیف [illegible]
ملحقہ: [illegible]
مقام اشاعت: مدنی ہال، ۱-بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲
مطبوعہ: [illegible] پرنٹنگ پریس [illegible] دہلی-۶